بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

معزز قارئین کرام !!

## "دوسری شادی"

اسلام میں دوسری شادی ایک ایسا ایشو ہے جس کو دوسرے مذاہب کے ماننے والوں نے سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا ہے کہ اسلام مردوں کو چار شادیوں کی اجازت دے کر عورتوں پر ظلم کرتا ہے۔ خود کچھ مسلمان اس معاملے میں افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ کچھ مسلمان خواتین میں بھی اندر ہی اندر اس بات کی کسک ہے کہ اسلام نے مردوں کو دوسری شادی کی اجازت کا سرٹیفیکیٹ دے کر ہمیں مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ اور مرد اس مردانگی اور زعم میں مبتلا کہ اللہ کا فرمان ہے پورا کرنے پر ثواب ہی ہوگا۔ باقی فرمان چاہے پورے ہوں یا نہ ہوں

سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرتی چلوں کہ یہ میل نہ تو دوسری شادی کی حمایت میں ہے اور نہ ہی مخالفت میں !! بلکہ اس کا مقصد دوسری شادی کے حوالے سے قرآن وسنت کی رو سے شعوری بیداری جگانا ہے اور افراط وتفریط سے بچانا ہے۔ اسلام نے دوسری شادی کی اجازت کیوں دی؟ کن حالات میں دی؟ اگر دی ہے تو پھر اس کی شرائط کیا ہیں؟

اسلام کے علاوہ اور کوئی ایسا مذہب نہیں جس نے ازواج کی کم از کم ایک تعداد مقرر کر دی ہو۔ چاہے وہ عیسائیت ہو یا ہندوازم یا بدھ مت یا کوئی اور مذہب۔ بائبل اور گیتا میں ازواج کی تعداد کا کہیں تذکرہ نہیں جسکے مطابق انکے مذہب کا کوئی بھی انسان کتنی ہی شادیاں کرسکتا تھا، یہ صرف حال سے چند صدیاں پہلے کا ذکر ہے جب مختلف مذاہب کی قومیں Civilized ہوئیں تو ان کے مذہبی رہنماؤں نے ایک شادی کی قید لگائی، اور قانونی طور پر بھی ایک شادی کا قانون پاس کیا گیا، اگرچہ ان کی مقدس کتابوں میں اسکی کوئی قید نہیں ہے۔ اس سے پہلے ان قوموں میں ازواج کی کوئی تعداد مقرر نہ تھی، چار چار، پانچ پانچ، دس دس یا جتنی چاہیں ازواج کی تعداد ہوتی تھی

آج ہم اس نازک موضوع پر قرآن وسنت کی رو سے کچھ روشنی ڈالیں گے۔...

آپ کو یہ سن کر شاید حیرت ہو کہ

"اسلام وہ واحد مذہب ہے جو چار شادیوں تک کی اجازت دے کر ترغیب صرف ایک شادی کی دیتا ہے۔"

﴿ترجمہ: اور اگر تم کو اس بات کا احتمال ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو اور عورتوں سے جو تم کو پسند ہو نکاح کرلو۔ دو دو عورتوں سے اور تین تین عورتوں سے اور چار چار عورتوں سے۔

پس اگر تمہیں اس بات کا احتمال ہو کہ عدل نہ رکھو گے تو پھر ایک ہی بی بی پر بس کرو۔
یا جو لونڈی تمہاری ملک میں ہو وہی سہی۔اس امر میں زیادتی نہ ہونے کے قریب تر ہے۔ ﴿

(سورۃ النساء ,3)

اس آیت کے پہلے حصے کی مختصر تفسیر یہ ہے کہ ان میں ان لوگوں نصیحت کی جارہی ہے جو یتیم لڑکیوں کے ولی ہیں کہ وہ یتیم لڑکیاں جن کے مال و جائیداد اور عفت کی حفاظت ولی کی غیر موجودگی میں ان کی زمہ داری ہے، ان کے معاملے میں انصاف سے کام لو کہ کہیں انکے مال اور حسن کی بنا پر تم ان سے زیادتی نہ کر بیٹھو، بلاشبہ یتیم کے مال پر قابض ہونے پر اسلام میں سخت وعید ہے۔

اسکے بعد اگلے حصے میں چار شادیوں کی اجازت ہے۔یعنی اسلام نے چودہ سو صدیاں پہلے ازواج کی کم از کم ایک مقرر تعداد متعین کی جو اس سے پہلے کسی مذہب میں متعین نہ تھی۔

لیکن حاشیہ زدہ حصے پر زرا غور کیجئے !!!! قرآن ایک امر کو جائز قرار دینے پر بھی ترغیب کس بات کی دے رہا ہے۔

ہم میں سے کتنے ہی ایسے ہوں گے جو ایک ہی بیوی سے ہی انصاف نہ کر پاتے ہونگے۔چہ جائیکہ ان کی دوسری شادی قرآن وسنت سے مذاق ہی ثابت ہوگی

اور کتنے ہی ایسے ہوں گے جو دو یا دو سے زیادہ شادیاں کر کے بھی بہترین انصاف کا مظاہرہ کر رہے ہونگے۔

تو گویا دوسری شادی کی یہ اجازت اس بات پر منحصر ہے کہ آیا آپ انصاف کر بھی سکتے ہیں یا نہیں؟؟

لیکن ترغیب اس امر کی دی جارہی ہے کہ صرف ایک شادی کرنے میں زیادتی نہ ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ایک مسلمان ایک شادی کر کے بھی اپنے آپ کو متقی ثابت کر سکتا ہے

آگے اسی سورت میں بیان کیا جاتا ہے

﴿ ترجمہ: اور تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ سب بیبیوں میں برابری رکھو گو تمہارا کتنا ہی جی چاہے تو
تم بالکل ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ جس سے اس کو ایسا کر دو کہ جیسے کوئی ادھر میں لٹکی ہو
اور اگر اصلاح کر لو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالی بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔ ﴾

(سورۃ النساء، 129)

اس آیت میں قرآن نے خود ہی واضح کر دیا کہ تم بالکل برابری ہرگز نہیں کر سکتے ، لہٰذہ نیک نیتی سے اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہو

یعنی دوسری شادی کی اجازت صرف اور صرف اس صورت میں ہے جب آپ کو غالب احتمال اس بات کا ہو کہ آپ حتی الامکان انصاف کر سکتے ہوں۔کیونکہ مکمل برابری تو آپ قرآن کے مطابق ہرگز نہیں کر سکتے۔

لہٰذہ دوسری شادی ایک استثنائی صورت ہے، قطعیٔ حکم نہیں کہ جس کا بجالانا لازمی امر ہو۔ عام طور پر غیر مسلمین میں یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں دوسری شادی لازمی ہے

اسلام میں احکامات کے پانچ لیول ہیں۔

1۔ فرض (ایسا کام جس کا ادا کرنا لازمی ہو)
2۔ مستحب (ایسا کام جو لازمی نہ ہو مگر کرنے کی ترغیب دی گئی ہو)
3۔ مباح (ایسا کام جو لازمی نہ ہو مگر کچھ صورتوں میں اجازت ہو)
4۔ مکروہ (ایسا کام جس کی کراہیت کے ساتھ اجازت ہے، یا جس کو discourage کیا گیا ہو)
5۔ حرام (ایسا کام جسکی سختی سے ممانعت ہو اور جو کرنا گناہ ہو)

دوسری شادی کی اجازت "مباح" کی category میں آتی ہے، یعنی ایسا امر جو لازمی نہ ہو مگر کچھ صورتوں، کچھ شرائط اور کچھ وجوہات کی بنا پر اجازت ہو۔

اللہ تعالی ازواج سے متعلق قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

﴿ترجمہ: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو پھر اگر تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے۔﴾

(سورۃ النساء، 55)

## "وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر دوسری شادی کی اجازت دی گئی"

اسلام وہ واحد دین ہے جو قیامت تک کے لئے دین فطرت ہے۔ اور شریعت کے جو بھی قوانین و احکامات ہیں ان کی کسی بھی شق سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کسی بھی انسان پر ظلم ہو۔ انفرادی طور پر تو ہر ایک وجہ پر روشنی ڈالنا مشکل ہوگا ہر ایک کے الگ الگ حالات ہونگے اور اس کے لئے ہر مسلمان کو چاہے مرد ہو یا عورت قرآن وسنت کی روخود ہی یہ تعین کرنا ہوگا کہ آیا دوسری شادی ان کے حق میں بہتر ہے بھی یا نہیں۔ مگر اجتماعی طور پر آیئے ان وجوہات پر روشنی ڈالیں جن کی بنا پر دوسری شادی کی اجازت دی گئی

وجوہات: (دنیا بھر میں خواتین کی تعداد میں زیادتی)

متعدد احادیث سے ثابت ہے جوں جوں قیامت قریب آئے گی، عورتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا، یہاں تک کے

پچاس پچاس عورتوں کا نگراں ایک مرد رہ جائے گا۔قرب قیامت کی بہت سی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں جن میں سے ایک ہم دیکھ رہے ہیں کہ خواتین کی تعداد کا زیادہ ہونا۔

مردوں کی شرح اموات میں زیادتی: نیچرلی لڑکے اور لڑکی کی شرح پیدائش تقریباً برابر ہوتی ہے مگر قدرتی طور پر لڑکی میں جراثیم سے مدافعت زیادہ ہوتی ہے،جسکی بنا پر اکثر لڑکے اپنی کم عمری میں ہی زیادہ موت کا شکار ہوتے ہیں،اسکے علاوہ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف جنگوں،حادثات ، بیماریاں اور دیگر امور کی بنا پر بھی مرد شرحاً زیادہ موت کا شکار ہوتے ہیں۔طبعی طور پر بھی مردوں کی شرح اموات زیادہ ہیں،دنیا کے کسی بھی معاشرے پر نظر دوڑائیں آپ کو بیوائیں زیادہ نظر آئیں گی رنڈوے کم۔خواتین کی تعداد میں روز بروز اضافہ کی یہ بھی ایک وجہ مردوں کی شرح اموات میں اضافہ بھی ہے۔

## "اسلام اگر صرف ایک شادی کی شرط لگا دیتا تو معاشرے میں توازن ناممکن ہو جاتا"

فرض کیجئے آپکے ملک میں دس ملین مرد ہیں،اور بارہ ملین خواتین!!اب باقی دو ملین خواتین کے ساتھ کیا کیا جائے۔فرض کیجئے ان دو ملین زیادہ خواتین میں آپ کی اپنی بہن یا اپنی بیٹی بھی شامل ہے۔چاہے وہ کنواری ہو یا بیوہ یا مطلقہ!!اب آپ کے پاس دو راستے ہیں۔

یا تو آپ کسی ایسے شادی شدہ بندے سے اپنی بیٹی یا بہن کی شادی کر دیں جسے آپ اور آپ کی بہن یا بیٹی اسلام اور قرآن کی شرائط کی رو سے اس قابل سمجھیں کہ جو دو یا دو سے زیادہ ازواج کی بآسانی کفالت کر سکتا ہو اور ہر معاملے میں توازن قائم رکھ سکتا ہے۔

یا آپ اپنی بہن یا بیٹی کی (اگر چہ کہ وہ کنواری بھی ہو) ساری عمر شادی ہی نہ کریں۔

اسلام نے آپ کو اس مشکل مرحلے میں ایک راستہ بھی دے دیا ہے۔اب فیصلہ آپکے ہاتھ میں ہے

آج امریکہ و یورپ کے انتہائی ترقی یافتہ ہونے کے باوجود اس مسئلے کا کوئی حل نہیں اور معاشرہ بے راہ روی اور عدم توازن کا شکار ہے مگر اس مسئلے کو قرآن نے چودہ سو سال پہلے ہی حل کر دیا۔

## "دوسری شادی کرنے کی شرائط"

یوں تو جو شرائط ایک شادی میں ضروری ہیں وہی دوسری شادی میں بھی ہیں وہ یہاں زیر بحث نہ ہونگی،جو اضافی شرائط ہیں ہم ان پر روشنی ڈالیں گے۔

دوسری شادی کرنے والا اس قابل ہو کہ:

1۔ بیک وقت دو یا دو سے زیادہ گھرانوں کی بآسانی کفالت کر سکتا ہو

2۔ ہر زوجہ کی الگ الگ رہائش کا انتظام کر سکتا ہو۔آپ ﷺ نے ہر زوجہ کی الگ الگ رہائش کا انتظام کیا۔

3۔ نان ونفقہ میں، ازدواجی امور میں، رہن سہن کی جوسہولیات ہوں ان میں عدل وانصاف قائم رکھ سکے۔

4۔ دویا دو سے زیادہ ازواج کے درمیان حسن سلوک میں میانہ روی اور عدل وانصاف قائم رکھ سکے۔

یہ ممکن ہے کہ قلبی رجحان کسی ایک جانب ہواس پر مواخذہ نہیں مگر یہ نہ ہو کہ اس قلبی رجحان کی بدولت آپ نان ونفقہ، رہائش اور حسن سلوک یا دیگر معاملات میں انصاف کا دامن چھوڑیں۔اللہ کے رسول ﷺ کو تمام ازواج میں حضرت عائشہؓ بہت محبوب تھیں مگر اسکے باوجود آپ ﷺ نے ازواج کے درمیان ہر معاملے میں برابری قائم رکھی۔ یہ ہے سنت رسول ﷺ۔ مذکورہ سورۃ نساء کی آیت میں اسی انصاف اور برابری کو لے کر چلتے ہوئے توازن کی تلقین کی ہے

## "دوسری شادی کو عیب سمجھنے کی وجوہات"

اب آیئے حالیہ احوال کی طرف!!! اسلام کی طرف سے اجازت اور سنت رسول ﷺ سمجھ کر دوسری شادی تو کر لی جاتی ہے، مگر بعد کی جو سنتیں ہیں، بعد کی جو شرائط ہیں، بعد کے جو حقوق وفرائض ہیں، بعد میں جس عدل وانصاف کی تلقین ہے، ان کا کوئی پرسان حال نہیں، یعنی میٹھا میٹھا ہپ ہپ، کڑوا کڑوا تھوتھو۔۔ یہ وہ دوسری شادیاں ہوتی ہیں جو زیادہ تر نفسانی خواہشات اور عیاشی کی بنا پر وجہ سے کی جاتی ہیں۔ یا اس بنا پر کی جاتی ہیں کہ پہلی بیوی پسند نہیں!! اس صورت میں جب دوسری شادی کرتے ہیں تو بس دوسری کے ہی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ زندگی کے مسائل بجائے سنورنے کے اور بگڑتے چلے جاتے ہیں، اور یہ سب دین سے دوری اور اخلاقی بگاڑ کی وجہ سے ہوتا ہے۔

دینی فہم کی کمی اور معاشرے سے متاثر سوچ: عام مسلمانوں میں دینی فہم کی کمی ہوتی ہے۔ مذہبی حلقے میں اس کو مذہبی فریضہ سمجھ کر promote تو کیا جاتا ہے، مگر حقوق وفرائض اور شرائط کی صحیح عکاسی نہیں کی جاتی۔ خودخواتین عملی طور پر یہ دیکھتی ہیں کہ عام طور پر مرد دو بیویوں کے درمیان انصاف نہیں رکھتا، آپس میں دو بیویوں کے درمیان جلن، حسد اور مسابقت کی جنگ شروع ہوجاتی ہے، بچوں کی پرورش اور تربیت متاثر ہوتی ہے، جسکی بنا پر لوگ دوسری شادی کر کے عدم توازن کا شکار ہوتے ہیں۔ چونکہ معاشرہ صدیوں سے رسم ورواج کا پابند چلا آرہا ہے، اور معاشرے میں یہ عمومی سوچ رائج ہوتی ہے کہ دوسری شادی ایک عیب ہے۔ لہٰذہ صدیوں سے متاثر شدہ ذہن دوسری شادی کو تسلیم نہیں کرتا۔ خاص طور پر خواتین کے دماغ میں یہ سوچ ہوتی ہے کہ دوسری بیوی نے ان کے حق پر ڈاکہ ڈالا ہے۔ اور عدم توازن کی بنا پر لوگوں کو یہ تو گوارا ہوتا ہے کہ ہماری بہن یا بیٹی ساری زندگی کنواری رہے مگر یہ منظور نہیں کہ دوسری شادی والے شخص سے شادی کر دی جائے۔ اور معاشرے سے متاثر شدہ دوسرے لوگوں کو میں یہ منفی رجحان پیدا ہوتا ہے کہ

!!!!دوسری شادی کسی صورت کرنی ہی نہیں چاہیئے!!!
یہ وہ سوچ ہے جو قرآن وسنت کے منافی ہے۔یقیناً دوسری شادی کا ہر شخص مکلّف نہیں ہوسکتا مگر کچھ صورتیں ایسی بھی ہیں کہ دوسری شادی ممکن ہیں (جن پر ہم روشنی ڈال چکے ہیں)

!!!پیغام!!!

ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم (مردوخواتین) سب کو مل کر اپنی سوچ اور عمل کو انتہائی رخ اور افراط وتفریط سے بچایا جائے۔اپنی سوچ کو خودغرضی اور زاتی مفاد سے ہٹ کر قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھالیں۔اور قرآن وسنت کے ہر فرمان کی روح کو سمجھنے کی کوشش کریں۔یقیناً اس میں ہم سب کی بھلائی اور فلاح پوشیدہ ہے اور آنے والے وقت سے ہم آہنگ ہونے کا تقاضا ہے۔

اس ای میل کو زیادہ سے زیادہ اپنے احباب کو بھیجئے، ممکن ہے آپ کی اس نیکی سے لوگوں میں شعور جاگے اور ان کی اصلاح ہو۔

والسلام۔

نگہت مقصود۔کراچی

(آپ بھی ہمارے گروپ کے ممبر بننے یا اسلامی
سوال وجواب کے لئے ہمیں اس ایڈریس پر میل کیجئے)

hadeeth@yahoogroups.com